

34701 - بیویوں کو عطیہ دینے میں عدل و انصاف کرنا واجب ہے

سوال

میری دو بیویاں ہیں میں ایک کے لیے سونے کا ہدیہ خریدنا چاہتا ہوں کیا میرے لیے ایسا کرنا جائز ہے یا کہ یہ بیویوں کے مابین عدم عدل میں شامل ہوتا ہے ، آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ میں دوسری بیوی کے حق میں کمی نہیں کرتا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

جس کی دو یا دو سے زیادہ بیویاں ہوں اسے ان کے مابین عدل و انصاف کرنا چاہیے اس کے لیے حلال نہیں کہ کسی ایک بیوی کو نان و نفقہ اور رہائش اور شب بوسری میں خاص کرے ، جو کوئی بیویوں کے مابین عدل و انصاف نہیں کرتا اس کے لیے بہت سخت وعید آئی ہے :

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

جس کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان میں سے ایک کی جانب مائل ہو وہ روز قیامت آئے گا تو اس کی ایک جانب گری ہوئی ہوگی .

اور ایک روایت میں ہے کہ : وہ اپنی گری ہوئی یا مائل جانب کو گھسیٹ رہا ہوگا . مسند احمد (2 / 295) (347 - 471) اور امام نسائی اور ابن ماجہ رحمہما اللہ نے بھی سنن میں روایت کی ہے .

اور ایک روایت میں ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جس کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان میں سے ایک کی جانب مائل ہو تو روز قیامت آئے گا اور اس کی ایک جانب مائل ہوگی) سنن ابوداؤد (2 / 601) اور امام ترمذی نے الجامع میں روایت کیا ہے .

اس میں یہ دلیل پائی جاتی ہے کہ سوکنوں کے مابین عدل و انصاف کرنا ضروری ہے ، اور ان میں سے ایک بیوی کا جانب میلان رکھنا جس سے دوسری کی حق تلفی ہوتی ہو حرام ہے لیکن دلوں کا میلان اس میں شامل نہیں کیونکہ وہ دل پر کنٹرول نہیں رکھتا اور اسی لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کے ساتھ تقسیم میں برابری کیا کرتے اور فرماتے :

اے اللہ جس کا میں مالک ہوں اس میں یہ میری تقسیم ہے ، لہذا جس کا مالک تو ہے میں نہیں اس میں میرا مؤاخذہ نہ کرنا . (یعنی دلی محبت کا)

تو اس بنا پر خاوند کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی ایک بیوی کو ایسی چیز میں خاص کرے جس کا وہ خود مالک ہے ، لہذا اگر اس نے ایک بیوی کو گھروغیرہ بہہ کیا تو اس کے لیے ضروری ہے کہ اس میں وہ بیویوں کے مابین برابری کرے اور ہر ایک کو اسی طرح کی چیز یا اس کی قیمت ادا کرے ، لیکن اگر دوسری بیوی اسے اس کی اجازت دے تو اس میں کوئی حرج نہیں . اھ .